

☆- عافیت و نجات -☆

(۲۱)

اطمینان و سکون کے حقیقی ذرائع

ابوعبداللہ

(ہمارا عزم)

☆ سچائی کی پیروی ☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)

(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بِسْمِ اللّٰهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

تسکین و راحت ہر شخص کا فطری تقاضا ہے، سکون و اطمینان کیلئے ہر کوئی بیقرار ہے، دنیوی دوڑ دھوپ کا مقصد بھی چین اور سکون کا حصول ہی ہوتا ہے۔ وقتی طور پر آخرت کو نظر انداز کر بھی دیا جائے تو پھر بھی دنیا میں تو سکون کی تو ہر ایک کو ضرورت ہے ہی۔ سکون کا طالب تو ہر کوئی ہے، لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے کہ سکون حاصل کیسے ہو سکتا ہے؟۔ اگر آپ واقعتاً سکون چاہتے ہیں تو ایک دفعہ یہ تحریر ضرور پڑھ لیں۔ انشاءً سکون بھی مل جائے گا، اللہ بھی راضی ہوگا اور آخرت بھی بن جائے گی۔

انسانی شخصیت: ہماری شخصیت جسم اور روح سے مرکب ہے، ہمارا مادی جسم عالم خلق یعنی اسی دنیا سے بنا ہے، جبکہ روح عالم امر (اللہ کے حکم) سے آئی ہے:

﴿وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ﴾ (الحجر: 15: 29)

”اور پھر میں نے اس میں اپنی روح پھونک دی“

جسم کی طرح روح کا بھی اپنا وجود اور اسکے تقاضے ہیں، اس کو بھی غذا کی ضرورت ہے، جسم کی غذا: شہوات اور مادی اجزاء جبکہ روح کی غذا روحانی اجزاء یعنی اللہ کے حکم کی پاسداری، تقویٰ و تطہیر ہے۔

سکون اور اضطراب: شہوات اور مادی اجزاء سے جسم اور نفس کی تسکین، جبکہ روحانی غذا سے روح کی تسکین ہوتی ہے۔ جب تک روح کو غذا نہ ملے محض مادی غذا سے ہماری شخصیت کو کبھی بھی چین نصیب نہیں ہو سکتا۔ شہوات اور مادی اجزاء چھوٹی چھوٹی، بہت ہی وقتی خوشیوں کا باعث تو بنتے جاتے ہیں لیکن اضطراب ختم نہیں ہوتا، ان حقیر خوشیوں کے ساتھ ساتھ کوئی خاموش بے چینی، اضطراب اور پریشانی مسلسل چمٹی رہتی ہے جسکی طرف عموماً انسان دیہان نہیں دیتا۔ یہ پریشانی درحقیقت ہماری روح کی بے چینی ہے۔ یہ روح چونکہ رب کی طرف سے آئی ہے، اسکا سکھ چین صرف رب کی رضا مندی سے ہی وابستہ ہے۔ ہماری شخصیت حقیقی معنوں میں سکون و اطمینان میں صرف اسی وقت آسکتی ہے جب جسم کے تقاضوں کو قانون خداوندی کا پابند کرتے ہوئے روح کی آبپاری کی بھی فکر کی جائے۔ روحانی تقاضوں کو نظر انداز کر کے محض نفسانی و جسمانی تقاضوں کو پورا کرنے کا انجام دنیا و

آخرت کی ذلت ہے، اللہ ہمیں اس سے بچائے۔ (آمین)

ہمارے سکون کے ذرائع: چونکہ اکثریت تو روحانی تقاضوں سے مکمل غافل ہو چکی ہے۔ محض مادی وجود کی آبیاری ہی زندگی کا مقصد بن چکا ہے، اسلئے الاما شاء اللہ اکثریت کی تسکین کے ذرائع: اللہ اور آخرت کو بھول کر محض دنیا کیلئے جینا، فواحش، جائز و ناجائز طریقوں سے مال بنانا، حرص و لالچ، شہوات کی تکمیل، شکم سیری، مفاد پرستی، حق تلفی..... ہیں۔ جسکا نتیجہ انتشار، اضطراب، بے چینی، بد امنی اور بے سکونی کے سوا کچھ نہیں۔ دوسروں کی حق تلفی کر کے انہیں تکلیف میں ڈال کر سکون کیسے نصیب ہو سکتا.....؟ سکون تو دوسروں کو سکون دے کر ہی نصیب ہو سکتا ہے۔

آئیں

اگر واقعتاً سکون چاہیے تو درج ذیل باتوں کو زندگی کا حصہ بنالیں۔ انہیں اپنانے سے آپکے لئے اللہ کے روحانی قوانین متحرک ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ سکون و اطمینان بھی ضرور نصیب ہوگا اور آخرت میں بھی سرخرو ہو جائیں گے۔ تو یہ ہیں سکون و اطمینان کے حقیقی ذرائع:

- 1- اللہ کی یاد، 2- خواہشات پر قابو، 3- آخرت کو دنیا پر ترجیح دینا،
- 4- خدمت خلق، 5- زندگی کو سمیٹنا، 6- ویکسی نیشن (Vaccination) /
- آزادی، 7- تہائی اور پاکیزہ جگہیں، 8- سادگی اپنانا، عام لوگوں کی سطح پر آنا،
- 9- ذمہ داری کو احسن نبھانا، 10- موت کی یاد

ان میں سے ہر چیز دنیا و آخرت کی تسکین کا باعث ہے، جیسے جیسے ان میں اضافہ کرتے جائیں گے، زندگی میں شامل کرتے جائیں گے، سکون و اطمینان بڑھتا جائے گا۔ بات کو سمجھنے کیلئے انکی مختصر وضاحت پیش خدمت ہے:

1- اللہ کی یاد

چونکہ اللہ ہی انسان کا خالق اور رب ہے، اسی کا امر جاری ہے ہمارے جسم سمیت پوری کائنات میں اسلئے اس کو دل میں جگہ دیے بغیر کبھی بھی سکون نصیب نہیں ہو سکتا۔ جسم و روح سمیت کائنات کا ذرہ ذرہ بقا کیلئے اللہ کا محتاج ہے، جسم و روح اسکی یاد کیلئے بیقرار ہیں۔ اس نے انسانیت کی بقا کیلئے اسے آگاہ کر دیا:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾
 ﴿الرعد آیت: 28﴾

”وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں، اطمینان پاتے ہیں انکے دل اللہ کی یاد سے، آگاہ ہو جاؤ کہ صرف اللہ ہی کی یاد سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔“

یوں انسانیت کو زور دار انداز سے متنبہ کر دیا گیا کہ دنیا و آخرت کا سکون و اطمینان اللہ کو یاد رکھے بغیر ہرگز ممکن نہیں۔ تو پھر ہم کیوں اللہ کو بھول کر، اپنے کھلے دشمن شیطان سے دوستی کی پیٹنگیں بڑھا کر، اپنا سکون برباد کر رہے ہیں.....؟
 رسول اللہ ﷺ نے بھی واضح کر دیا:

”جو بندہ اپنے رب کی یاد کرتا ہے وہ گویا زندہ کی مثل ہے اور جو اپنے رب کی یاد نہیں کرتا وہ گویا مردہ کی مثل ہے۔“ (بخاری: 6407)

اللہ کی یاد سے کیا مراد ہے؟ دیگر دلائل اس بات پر گواہ ہیں کہ اللہ کی یاد سے مراد:
 (۱)۔ زندگی اللہ کے احکامات کو ملحوظ رکھ کر گزارنا، حدود کی پاسداری کرنا، اوامر و نواہی: ایمان، اخلاق اور عبادات کی پابندی یعنی ’ضروری دین‘ پورے کا پورا اختیار کرنا۔
 (۲)۔ فرائض و اجبات کی پاسداری کے ساتھ ساتھ نوافل و مستحبات اور مسنون دعاؤں کے ذریعے زندگی کے معمولات: سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، خرید و فروخت سمیت زندگی کے ہر شعبہ میں اللہ کی یاد سے زندگی کو چارچاند لگانا۔
 (۳)۔ پھر زبان اور قلب و ذہن سے اللہ کے اسمائے حسنہ کے ذریعے اسے یاد رکھنا۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”تیری زبان پر ہر وقت اللہ کا ذکر جاری رہے۔“ (ترمذی: 3375)

اس ضمن میں خالق کائنات نے اپنے بندوں کے بارے میں فرمایا:

﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾ ﴿آل عمران: 3: 191﴾

”وہ لوگ جو یاد رکھتے ہیں اللہ کو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے، اور غور و فکر کرتے رہتے ہیں
آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں۔“

یعنی ہر جگہ: دفتر، دوکان، کاروبار، گھر، بازار مسجد..... میں اللہ کو یاد رکھ کر شب و روز گزارنا۔ دین و شریعت کی پاسداری کے بغیر محض اللہ کے نام کی ضربیں لگانا اللہ کی یاد نہیں۔ آئیں حقیقی معنوں میں اللہ کی یاد کو اپنا کر دنیا و آخرت کی کامیابیاں اور سکون و اطمینان حاصل کر لیں۔

2- خواہشات پر قابو

آزمائش کیلئے شہوات کا بڑا شدید جذبہ انسان میں رکھا گیا ہے۔ خواہشات ہمارے نفس کو بہت محبوب ہیں۔ بے سکونی کی بہت بڑی وجہ شہوات کا بے ہنگم پھیلاؤ ہے۔ انسانیت نے شہوات کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہو کر ظلم و نا انصافی کی راہ اپنائی ہے۔ شہوات میں سب سے شدید جذبہ جنسی شہوات کا ہے، اسکے بعد مال، اولاد، سونا چاندی، ہنگلے، گاڑیاں، حکومت، جاہ و منصب اور ثمرات..... وغیرہ ہیں۔ انسان یہ سمجھتا ہے کہ سکون کا حصول زیادہ سے زیادہ خواہشات کو پورا کرنے میں ہے، حالانکہ معاملہ اسکے برعکس ہے، آزادی اور اندر کا سکون:

”خواہشات کو قابو کرنے ’بنیادی ضروریات‘ کو پورا کرنے اور ’ضروریات‘ کو محدود کرنے میں ہے۔“

جو نہی انسان ’ضروریات‘ کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے، خواہشات کے نت نئے تقاضے اسے جکڑنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ایک آرزو کا تعاقب کئی دوسری آرزوں سے متعارف کرواتا ہے جو سلسلہ در سلسلہ زنجیروں کی شکل اختیار کرتا چلا جاتا ہے اور انسان انھیں آرزوں میں جکڑتا چلا جاتا ہے۔ خواہشات کا بے ہنگم پھیلاؤ اور انکی تکمیل بے چینی، بے سکونی، بیقراری و اضطراب جبکہ خواہشات کو قابو کرنا سکون و اطمینان پیدا کرتا ہے۔

اس ضمن میں تفصیلی آگاہی کیلئے دیکھئے ہماری تحریر:

(انسانیت کی عظیم آفت: خواہش نفس سے آزادی کا نسخہ)

3- آخرت کو دنیا پر ترجیح دینا

انسان کو ہمیشہ کی زندگی کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ آخرت کا لافانی عیش انسان کا منتظر ہے۔ دنیا کی زندگی امتحان گاہ ہے۔ جب تک انسان اس زندگی کو امتحان گاہ سمجھتے ہوئے آخرت کو اپنی منزل نہیں بنا لیتا، دنیا کو آخرت کے تابع کرتے ہوئے آخرت کو پہلی ترجیح نہیں بنا لیتا انسان کی روح سکون و قرار نہیں پکڑ سکتی۔ دنیا کو منزل اور مقصد بنانا اور آخرت کو بھول جانا بے سکونی اور بیقراری کی بہت بڑی وجہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بے شک اللہ فرماتا ہے: انسان! میری عبادت کیلئے (دنیا سے) فارغ ہو جا، میں

تیرے دل کو قناعت سے بھر دوں گا، تیری محتاجی ختم کر دوں گا..... الخ

(مشکوٰۃ، کتاب الرقاق: 5172، ابن ماجہ)

کیا ہم آخرت کو دنیا پر ترجیح دے کر سکون سمیت اللہ کی رضامندی کے حصول کیلئے آمادہ ہیں.....؟

4- تفویض و توکل

حتی الامکان اپنی کاوش و محنت اور کامیابی کی دعا کرنے کے بعد زندگی کے معاملات کے نتائج کو اگر اللہ کی سپرد کر دیا جائے، اللہ پر بھروسہ اختیار کر لیا جائے، تو زندگی پر سکون ہو جاتی ہے۔ جب تک یہ کام نہ کیا جائے گا زندگی کے نشیب و فراز میں سکون و اطمینان پانا ممکن نہیں۔

5- خدمتِ خلق

خالق کو یہ بات بہت محبوب ہے کہ اسکی مخلوق کا خیال رکھا جائے، انکی خدمت کی جائے۔ اس ضمن میں قرآن و سنت میں کثرت سے احکامات وارد ہوئے ہیں۔ پیارے رسول ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام خدمتِ خلق کی راہ پر گامزن رہے ہیں۔ مخلوق کی خدمت سے خالق کی رضا اور خالق کی رضا سے روح کی تسکین ہوتی ہے۔ مخلوق کے ساتھ صلہ رحمی، ہمدردی، خدمت اور ایثار و قربانی سے یقینی طور پر قلبی و روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔ اگر آپ واقعتاً اخروی فلاح اور دنیوی سکون چاہتے ہیں تو پھر اللہ کی رضا کیلئے: ضرورت مندوں غریب و مساکین سمیت دیگر مخلوق کا خیال رکھیں، غریبوں کی بنیادی ضروریات کیلئے مالی مدد سمیت انہیں بالخصوص کھانا کھلانے کا اہتمام کریں،

انشاء اللہ سکون لازمی نصیب ہوگا۔

یاد رکھیں! اس ضمن میں سکون صرف تبھی ملے گا جب نیت درست ہوگی، یعنی مقصد اللہ کی رضا اور لوگوں کی خدمت ہونہ کہ لوگوں کو استعمال کرنا اور ان سے اپنے دنیوی اغراض و مقاصد پورے کرنا۔

6- زندگی کو سمیٹنا

دنیوی اغراض و مقاصد کے تحت نہ ختم ہونے والی لمبی لمبی امیدوں اور آرزوؤں کی سوچ اور ان کا تعاقب بھی بے سکونی، پریشانی و اضطراب کی بہت بڑی وجہ ہے۔ اسکے برعکس اگر زندگی کو سمیٹنے کی کوشش کی جائے، بہت لمبا چینے کی آرزو کو قلیل کر لیا جائے، چادر کو بہت پھیلانے کی بجائے سمیٹ کر ضروریات تک محدود کر لیا جائے، بہت کچھ مزید دنیاوی حصول کی بجائے جو کچھ مل چکا اسی کو کافی سمجھتے ہوئے قناعت اختیار کر لی جائے تو بوجھ ہلکا ہونے سے سانس سوکھا ہو جاتا ہے۔ کام تو یہ بہت مشکل کام ہے لیکن دنیوی بوجھ سے نجات کیلئے جہاں تک ممکن ہو کوشش ضرور کرنی چاہیے۔ ہاں اگر کسی دنیوی کاوش کا مقصد آخرت ہو تو وہ بوجھ کی بجائے سکون اور نجات کا باعث ہی بنتی ہے۔ اس ضمن میں عصر حاضر کے فتنوں کے تناظر میں واصف علی واصف کے جملے نہایت قابل غور ہیں:

☆ انسان کے حاصل اور اسکی آرزوؤں کے مابین فرق کا نام غم ہے۔

☆ انسان اپنے حالات کو بدل کر خوشی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسکے لئے دور دراز بیرونی ممالک کے سفر اختیار کرتا ہے اور مصیبتیں اٹھاتا ہے..... گھر والوں کی اور وطن کی یاد سے غمگین کرتی ہے۔ حالانکہ خوشی دل کی کیفیت کا نام ہے جو موجودہ حالات پر قناعت اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

7- ویکسی نیشن (Vaccination) / آزادی

اللہ کی نافرمانی کا بوجھ ہمارے روحانی وجود پر پڑتا ہے۔ جب تک پوری طرح سے اللہ کے احکامات کو اپنا نہیں لیا جاتا روحانی وجود کی جان بخشی نہیں ہوتی اور انسان کو چین نصیب نہیں ہو پاتا۔ جسم و روح کی تسکین اور غم سے نجات اور آزادی کیلئے انتہائی ضروری ہے کہ جلد از جلد کم از کم: حلال و حرام اور فرائض و واجبات پر مبنی پورا دین اختیار کر کے حادثات، بیماریوں اور موت کے خوف سے نجات حاصل کر لی جائے۔ جس طرح بیماری کے خلاف "Vaccination" سے اس بیماری سے نجات

مل جاتی ہے اسی طرح 'ضروری دین' اختیار کر لینے سے حادثات اور موت کے خوف سے نجات مل جاتی ہے۔ یعنی اگر کسی نے آج توبہ کرتے ہوئے پورے دین کو اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اس پر عمل پیرا ہو گیا اور خدا نخواستہ اگلے دن ہی کسی حادثے، بیماری کی وجہ سے کسی عمل کو مکمل کرنے سے محروم ہو گیا تو موت تک انشاء اللہ حالت صحت کی طرح کئے گئے عمل کا ثواب ملتا رہے گا، بلکہ اگر موت بھی آگئی تو انشاء اللہ سرخرو ہوگا۔ اسی حقیقت کو رسول اللہ ﷺ نے کھول کر یوں بیان فرمایا:

((اذا مرض العبد او سافر كتب له مثل ما كان يعمل مقيماً

صحيحاً)) (صحیح بخاری، الجہاد ویسر: 2996)

’جب بندہ بیمار ہوتا یا سفر اختیار کرتا ہے تو اسکے لئے اسکے مثل عمل لکھ دیے جاتے ہیں

جو وہ اقامت یا صحت کی حالت میں کرتا تھا۔‘

کیا آپ پورے دین کو اختیار کر کے خوف و حزن سے نجات اور آزادی چاہتے ہیں.....؟

8- تنہائی اور پاکیزہ جگہیں

نیکی کی برکات روح کی تسکین، جبکہ گناہ کی آلودگی روحانی وجود کیلئے بیزاری کا سبب ہے۔ وہ جگہیں جہاں اللہ کی یاد ہو، اللہ کے احکام کی پاسداری ہو، جہاں گناہ نہ ہوں، ایسی جگہیں روحانی سکون کا باعث ہوتی ہیں جیسے مساجد اور تنہائی کی جگہیں وغیرہ۔ جہاں لوگ ہوں گے وہاں اللہ کی نافرمانی ہوگی، اسلئے ایسی تنہائی کی جگہیں: کھیت، میدان، جنگل اور پہاڑ وغیرہ جہاں لوگوں کی اکثریت نہ ہو وہاں گناہ نہ ہونے اور جمادات کی تسبیح کی وجہ سے بڑا سکون ہوتا ہے جسے انسان کی روح محسوس کرتی ہے۔ بڑی دلجمعی سے ایسی جگہوں پر اللہ کی یاد نصیب ہوتی ہے۔ جس قدر روح، نفس پر غالب اور طاقتور ہوگی اسی قدر واضح طور پر یہ روحانی سکون محسوس ہوگا۔ لہذا ایسی جگہوں سے مستفید ہونے کیلئے شور شرابے سے دور کچھ وقت ضرور گزارنا چاہیے۔

9- سادگی اپنانا

سادگی اللہ کو بہت پسند ہے، پیغمبروں کا طریق سادگی ہی رہا ہے۔ رہنا سہنا، اوڑھنا بچھونا، کھانا پینا..... جس قدر سادہ ہوگا، اسی قدر دنیوی تقاضوں کا بوجھ کم ہوگا جو سکون کا باعث بنے گا۔ زندگی اگر عام لوگوں کی سطح پر آجائے تو سوکھی ہو جائے۔ ہر شخص اگر کم از کم اپنی حیثیت (Status) کے

حساب سے میانہ روی اپنالے تو مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بھی دستیاب ہو جائے، لوگوں کی دعائیں بھی مل جائیں، اللہ بھی راضی ہو جائے اور سکون بھی نصیب ہو جائے۔ لہذا سکون چاہئے تو اپنی اپنی حیثیت کے تحت ہر ممکن سادہ طرز زندگی اپنانے کا عزم کریں، انشاء اللہ نتیجہ ضرور ملے گا۔

10۔ ذمہ داری احسن نبھانا

اپنی دینی اور دنیاوی ذمہ داریوں کو احسن طور پر محنت سے نبھانے سے بھی روحانی وجود تسکین پاتا ہے۔ بروقت فرائض و واجبات کی ادائیگی، اپنے رشتوں، کام، پیشے، ملک کے ساتھ مخلص (Sincere) ہو کر محنت کرنا سکون کا باعث اور اسکے برعکس بے چینی و بے سکونی ہے۔

11۔ موت کی یاد

وہ چیز جو سستی و غفلت کا قلعہ قمع کر دے۔ شہوات کو کاٹ کر رکھ دے، ہر خیر کا دروازہ کھول دے۔ ہر شر کا دروازہ بند کر دے وہ مرنے کو یاد رکھنا ہے۔ شب و روز گزارتے ہوئے اگر ہمیں موت یاد رہے تو ہماری زندگی درست سمت پر چڑھ جائے، دنیوی خدشات، خوف و خطرات، اضطراب و پریشانیوں سے چھٹکارے کی راہ نکل آئے اسی لئے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا:

”لذات کو کاٹ دینے والی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔“ (مشکوٰۃ: 1607، ترمذی: 2307)

کیا ہم عارضی لذات و خواہشات کے پٹے سے آزادی اور سکون سمیت ہمیشہ کے اخروی مزوں سے بہرہ مند ہونے کیلئے موت کی یاد دل میں بسانے کیلئے آمادہ ہیں.....؟
اس ضمن میں تفصیل کیلئے دیکھئے ہماری تحریر: (موت کو دریافت کرنا)
ہمارے ناقص علم، تجربے اور مشاہدے کے مطابق جسم و روح کے حقیقی معنوں میں جو بھی حقیقی سکون و اطمینان کے ذرائع تھے، آپکی بہتری کیلئے انکی نشاندہی اس تحریر میں کر دی گئی ہے۔ اب مرضی آپکی اپنی ہے کہ دنیا و آخرت کے امن و سکون کی راہ اپناتے ہیں یا نہیں.....؟
اللہ ہمیں حقیقی معنوں میں دنیا و آخرت کا سکون و اطمینان نصیب فرمائے۔ (آمین)



سچی رہنمائی (Pure Guidance)

پمفلٹ (Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت (نفس اور روح)	2	دین کی اصل
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتل ناحق (ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)	12	قلب کی حالتیں
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں
15	فریضہ دعوت و اصلاح	16	جہاد (زیر تحریر)
17	انفاق فی سبیل اللہ	18	زندگی کیا ہے؟
19	موت کو دریافت کرنا	20	تزکیہ و تقویٰ
21	سکون کے ذرائع	22	نظروں سے اوجھل بے عدلی کی شکلیں
23	خضاب کی شرعی حیثیت	24	اختلاط: نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش
25	ابلیس انتہائی مکار دشمن	26	

﴿ آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں ﴾



نوٹ: دیانتداری سے کوشش تو پوری کی گئی ہے کہ سچائی کو واضح کیا جائے۔ لیکن انسانی کاوش خطا سے پاک نہیں۔ اسلئے جو بھی کوئی خطا ہوئی ہوگی تو وہ دانستہ نہیں، بلکہ سہواً ہوئی ہوگی۔ لہذا اگر کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔